سوال

ایک عورت کا خاوند سارا ہفتہ کام پر رہتا ہے، اور ہفتہ کے آخر میں چھٹی والے دن اور رات اپنے دوستوں کے ساتھ گھومنے نکل جاتا ہے، اور بیوی کو اکیلے ہی چھوڑ دیتا ہے جب اس سے بات کی جائے تو دلیل یہ دیتا ہے کہ یہ اس کا حق ہے، اور بیوی کو پورا ہفتہ حاصل ہے تو کیا بیوی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے کہ کیونکہ خاوند ساری رات نہیں آتا اور دوستوں کے ساتھ بسر کر دیتا ہے لیکن نماز ضائع نہیں کرتا، اور وہ اپنا وقت بات چیت اور حقہ وغیرہ پی کر اور لڈو وغیرہ کی کھیل میں بسر کر دیتے ہیں؟ اور یہ بتائیں کہ اگر اللہ کی اطاعت میں رات بسر کی جائے نہ کہ دوستوں کے ساتھ کھیل تماشہ میں تو کیا پھر بھی وہی حکم ہو گا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ازدواجی زندگی میں امور کو سرانجام دینے کے لیے خاوند اور بیوی کو آپس میں افہام و تفہیم سے کام لینا چاہیے، اور اس سلسلہ میں محبت و مودت پیش نظر رہنی چاہیے، اور پھر ہر معاملہ میں بات چیت کی فرصت اور موقع دینا چاہیے، اور آپس میں خاوند اور بیوی تبادلہ خیال بھی کریں

تاکہ ہر ایک کے دل اور سوچ میں جو ہے وہ دوسرے کے سامنے آسکے، اور اسی طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی جن مشکلات سے دوچار ہیں وہ بھی دونوں کے سامنے آئیں، اور پھر ان مشکلات کو حل کرنے میں دونوں تعاون کرنے کی کوشش کریں

جو خاوند سارا ہفتہ کام کاج میں مصروف رہتا ہے بلاشک و شبہ اسے اپنے راحت بھی چاہیے، اور اسی طرح اپنے دوست و احباب اور بھائیوں سے ملاقات کا موقع بھی، اور یہ چیز اسے ہفتہ وار چھٹی کے دن ہی حاصل ہو سکتی ہے

اس لیے آدمی کے لیے اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ اپنے دوست و احباب کے ساتھ ملے تاکہ محبت و انس میں اضافہ ہو اور اسی طرح وہ آپس میں مباح بات چیت بھی کر سکتے ہیں، لیکن یہاں ایک شرط ہے کہ اس اجتماع میں کوئی برائی اور غلط بات اور معصیت نہ پائی جاتی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر معصیت و نافرمانی ہے تو پھر ایسا کرنا جائز نہیں

اس اجتماع میں اگر حقہ اور سگرٹ وغیرہ پیا جاتا ہے جیسا کہ سوال میں بھی ذکر کیا گیا ہے تو اس کے لیے اس میں شریک ہونا جائز نہیں، چاہے وہ خود نہ پیئے لیکن اس برائی میں تو وہ ان کے ساتھ شریک ہو گا

کیونکہ یہ جگہ برائی والی ہے جہاں اس کے لیے جانا جائز نہیں، پھر خطرہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر اسے پینے کا عادی بن جائیگا

اور اسی طرح یہ لڈو وغیرہ کا کھیل بھی کراہت اور حرمت کے درمیان ہے، اور کم از کم حالت یہ ہے کہ اگر اس میں جوا نہ لگایا گیا ہو تو یہ مکروہ ہے، لیکن اگر اس میں جوا بھی ہو تو پھر بلاشک و شبہ حرام ہو گا

دوم:

اصلا عشاء کے بعد جاگنا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے نماز کی ادائیگی میں تاخیر لازم آتی ہے، اور پھر اسی طرح حقوق کے بھی ضیاع کا باعث بنتا ہے

اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے :

" عشاء کے بعد رات کو بیدار رہنے کی کراہت کا بیان "

امام ابن حجر رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

" یعنی نماز عشاء کے بعد جاگنا ؛اور ترجمہ میں جو السمر کے الفاظ استعمال کیےگئے ہیں اس سے مراد مباح امر ہے کہ مباح کام کے لیے جاگا جائے ، کیونکہ حرام کو تو کراہت کو عشاء کی نماز کے بعد کے ساتھ کوئی اختصاص حاصل نہیں ہے ، بلکہ وہ تو ہر وقت ہی حرام ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں تاخیر کرنا مستحب سمجھتے تھے ، اور عشاء کی نماز سے قبل سونا اور نماز کے بعد باتیں کرنا مکروہ سمجھتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (599) صحیح مسلم حدیث نمبر (647) .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" کیونکہ عشاء سے پہلے سونے کے نتیجہ میں ہوسکتا ہے عشاء کی نماز کا وقت ہی نکل جائے ، یا پھر اس کا مختار وقت یعنی افضل وقت بھی نکل جائے ، اور عشاء کے بعد جاگنے کے نتیجہ میں ہوسکتا ہے کہ صبح کی نماز بھی جاتی رہے یا پھر رات کا قیام بھی نہ کرسکے

اور پھر عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ تو ایسا کرنے والوں کو سزا دیا کرتے اور فرماتے :

کیا رات کے ابتدائی حصہ میں بیدار رہتے ہو اور رات کے آخر میں سوئے رہتے ہو ؟

جب یہ فیصلہ ہوگیا تو پھر اس کی علت یہی ہے " انتہی

سوم :

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ عشاء کے بعد بیدار رہنا اصلا مکروہ ہے ، اور اگر اس میں کوئی حرام چیز بھی شامل ہوجائے تو پھر بلاشک وشبہ حرام ہوگا ، اور خاص کر جب اس کے نتیجہ میں نماز ضائع ہونے کا یا پھر وقت نکل جانے کا باعث بنے

لیکن اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں عشاء کے بعد بیدار رہنا مثلا کوئی نماز کے لیے بیدار رہتا ہے ، یا پھر تلاوت قرآن کے لیے یا پھر نفع مند علم کے حصول کے لیے یا اس طرح کے دوسرے شرعی مقاصد کے لیے تو یہ چیز مطلوب و محبوب ہے

لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ ایسا کرنے سے اس سے بھی بہتر اور اولی اطاعت وفرمانبرداری کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو ؛ دوسرے معنوں میں یہ کہ وہ رات کو تو طلب علم یا پھر تلاوت قرآن کے لیے جاگتا رہے لیکن فجر کی نماز سے سو جائے ، بلکہ وہ اس اطاعت کے لیے بیدار ہو جس کے لیے بیدار رہنے کی ضرورت ہو ، اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ نماز ضائع نہ ہو ، اور اسی طرح نہ ہی گھر والوں اور مہمان کے حق میں کمی و کوتاہی وغیرہ نہ ہو

اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب قائم کرتے ہوئے فرمایا ہے :

"طلب علم کے لیے رات کو بیدار رہنے کا باب"

اور پھر اس پر دلالت کرنے والی چند ایک احادیث ذکر کی ہیں

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عمر رضی اللہ تعالی عنہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مذاکرہ کرنے کے لیے رات بیدار رہے، تو ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

نماز؟

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : ہم نماز میں ہی ہیں " انتہی

ماخوذ از : فتح الباری

امام احمد رحمہ اللہ نے مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"روزے اور قرآن روز قیامت بندے کی سفارش کرینگے، روزے کہینگے : یارب میں نے اسے دن کے وقت کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا، لہذا میری اس کے بارہ میں سفارش قبول فرما

اور قرآن کہے گا : میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا اس لیے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

چنانچہ ان کی سفارش قبول کی جائیگی "

مسند احمد حدیث نمبر (6589) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

خلاصہ یہ ہوا کہ :

اصل میں عشاء کی نماز کے بعد رات کو بیدار رہنے کی عادت بنانا مکروہ ہے، اور اگر اس کے ساتھ حرام کام بھی مل جائے تو اس کی حرمت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے

اور اگر یہ اطاعت وفرمانبرداری میں ہو تو یہ حسب حالت مباح یا مطلوب ہے

آپ کے خاوند کے لیے بعض اوقات اپنے دوست واحباب کے ساتھ رات بیدار رہنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کے ضیاع نہ بنے، اور نہ ہی اس شب بیداری میں حرام قول وفعل شامل ہو

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند سے اس موضوع میں افہام وتفہیم سے اور نرم رویہ میں بات کریں، اور نصیحت میں شفقت ونرمی کا پہلو سامنے رکھتے ہوئے جو کچھ وہ کر رہا ہے اس میں تبدیلی کرنے کا مطالبہ کریں

مزید آپ سوال نمبر (9497) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

148055